www.KitaboSunnat.com

ابو مسعود عبد الجبار سلفی

طائفہ منصورہ اہل حدیث کی مساعی مشکورہ

پر ائمہ اعلام کا خراجِ تحسین

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں کوئی جماعت یا کوئی فرد بشر ایسا نہ ہو گا جسے تمام لوگوں نے اچھا کہا یا سمجھا ہو، لیکن دیکھنا چاہیے کہ کسی جماعت یا فرد کو اچھا یا برا کہنے یا سمجھنے والوں کا اپنا وزن اور قد کاٹھ کیا ہے۔ کیونکہ بہت سے ایسے ناقدین بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اہل اللہ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی وزن نہیں رکھتے، لیکن وہ نفسانیت کی بنا پر آسمانی شریعت کے ستاروں اور ہدایت کے میناروں پر تھوکنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اور پہاڑی بکروں کی طرح علم و عمل کے پہاڑوں کو ٹکریں مار مار کر اپنے سینگ اُکھڑوا بیٹھتے ہیں اور اُن کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ صدیوں سے طائفہ منصورہ اہل حدیث کے ساتھ ایسا ہی ہوتا چلا آرہا ہے، بتغیر یسیر علامہ آلوسیؒ کے بقول

إذا بلغ الفتيان سماك بفضلهم　　　كانت كعدد النجوم عداهم
رموهم عن حسد بكل كريهة　　　لكن لا ينقصون علاهم[1]

"جب کچھ خوش نصیب نوجوان اپنی خوبیوں کی بدولت آسمانوں کی بلندیوں کو چھونے لگیں تو موسم برسات کی جڑی بوٹیوں کی طرح اُن کے دشمن نمودار ہونے لگیں گے۔ وہ حسد کی بنا پر اُن پر ہر بری بات کا الزام دھریں گے، لیکن وہ اُن کی فلک بوس شان کو گھٹا نہ سکیں گے۔"

حسب سابق اس دنیا میں سب سے زیادہ پروپیگنڈا طائفہ منصورہ اہل حدیث کے برخلاف ہو رہا ہے۔ اہل بدعت کے تمام فرقے اُنہیں حشویہ، مجسّمہ، مشبہہ، نواصب، وہابیہ، نجدیہ وغیرہ ناموں سے پکارتے ہیں اور ان کے جذبہ جہاد و حریّت کو بھسم کرنے اور ان کی دعوت واصلاح

1　التراتيب الإدارية: ۱/ ۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رجوع الی القرآن والسنہ کو دبانے کے لیے ماسکو، واشنگٹن، دہلی اور تل ابیب کا پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا باہم متفق ومتحد ہو چکا ہے۔ اور دن رات ان کے خلاف پروپیگنڈے میں مصروف ہے، لیکن بقولِ شاعر

نورِ الٰہ ہے کفر کی حرکت پر خندہ زن　　　پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

رسولِ کریم ﷺ نے صدیوں قبل آگاہ فرمایا تھا:

«لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ» وفي رواية «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ»[1]

"میری اُمت میں سے ایک گروہ حق پر قائم اور منصور رہے گا، اُس کی نصرت سے کترانے اور اُس کی مخالفت کرنے والا اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔"

امام ابوالحسن محمد بن عبدالہادی سندھی حنفی اُس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"طائفہ سے مراد لوگوں کی ایک جماعت ہے اور طائفہ کے لفظ کو یا تو قلت کی وجہ سے نکرہ استعمال کیا گیا ہے یا تعظیم کی وجہ سے کہ ان کی قدر و منزلت عظیم ہے اور ان کی فضلیت وہم وگمان سے بھی بڑھ کر ہے اور یہ لفظ تکثیر کا احتمال بھی رکھتا ہے، کیونکہ وہ قلتِ تعداد کے باوجود کثیر سمجھے جائیں گے اور ہزار کی تعداد رکھنے والے لوگ اُن کے ایک فرد کے برابر بھی نہ ہوں گے اور آپ ﷺ کے فرمان 'منصورین' سے مراد دلائل وبراہین یا شمشیر وسنان سے اُن کا فتح یاب ہونا ہے اور مصنف نے اس حدیث کو اس باب میں ذکر کر کے دلائل وبراہین سے مسلح اہل علم کا گروہ مراد لیا ہے۔"[2]

اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ گروہ متکلمین میں سے ہے، یا مقلدین میں سے یا متصوّفین میں سے ہے یا محدثین میں سے۔ اس بحث پر ہم اپنی طرف سے کچھ لکھنے کی بجائے متقدمین ائمہ اعلام اور فقہائے کرام اور صلحائے اُمتِ محمدیہ کی تحریروں سے صراحت ووضاحت پیش کریں گے جن

۱ صحیح مسلم: ۱۷۰؛ جامع ترمذی: ۲۱۹۲

۲ حاشیہ سنن ابن ماجہ: ۱/۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے از خود آشکارا ہو جائے گا کہ طائفہ منصورہ سے کون لوگ مراد ہیں جو جناتِ عدن میں داخل ہوں گے، اگرچہ دنیا میں اُن کو برے القاب دے کر خون کے گھونٹ پلائے جا رہے ہیں۔

① چنانچہ چوتھی صدی ہجری کے مشہور امام محمد بن حبانؒ اپنی کتاب صحیح ابن حبان میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد اس طائفہ منصورہ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفین و اَخیار کے فرامین وآثار کو اُن کی اصلی صورت میں لکھنے اور لوگوں کے سامنے پیش کرنے کے لیے ایک گروہ کو چن لیا اور اسے اپنے اَبرار کے سنن وآثار کو اپنے اوپر فرض سمجھنے والوں کے راستے پر چلنے کی ہدایت عطا کی اور اس (گروہ کے لوگوں) کے دلوں کو ایمان سے مزین کر دیا اور اس کی زبانوں کو اپنے دین کے اُصولوں کی تشریح اور اپنے رسولِ کریم ﷺ کی سنن کی تعلیم و تبلیغ اور اتباع پر لگا دیا۔ چنانچہ اس گروہ نے لوگوں کے اقوال اور نظریات کو ترک کر کے سنن مصطفیٰ کو جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا اور اُن میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے کے لیے گھر بار اور وطن عزیز کو خیر باد کہہ دیا اور وہ سواریوں پر سوار ہو کر طلبِ حدیث کے لیے چل پڑا۔ وہ اس مقصد کے لیے راویانِ حدیث کے پاس گیا اور ان سے جو کچھ سنا، اسے لکھ لیا اور پھر ان روایات پر آپس میں مذاکرہ ومناقشہ کیا اور اُنہیں اچھی طرح سمجھ کر دین کا اصل قرار دیا اور اس سے فروعاتِ دین کو مدوّن کیا اور اس نے دین اسلام کو نکھار کر اصلی صورت میں پیش کرنے کے لیے متصل اور مرفوع احادیث کو مرسَل اور موقوف احادیث سے الگ کر دیا اور ناسخ سے منسوخ اور محکم (پختہ) سے مفسوخ (شکستہ) روایات کو جدا جدا کر دیا اور مفصّل روایات کو مجمل روایات سے نمایاں کر دیا اور اس پاکباز گروہ نے مختصر روایات کو مطول روایات اور متقصّیٰ (چھنے ہوئے) آثار سے جڑے ہوئے آثار کو اور عموم احکامات سے مخصوص احکام کو جدا کر دیا اور دلیل سے منصوص اور مزجور (ڈانٹ پڑنے والے) اُمور کو مباح (جائز) اُمور سے شناخت قائم کر دی اور اس نے غریب روایات سے مشہور روایات کو اور فرض اُمور سے رشد ورہنمائی کے اُمور کو جدا کر دیا۔ مزید بر آں اس نیک طینت گروہ نے حتمی نوید والے اعمال کو وعید والے اعمال سے الگ الگ کر دیا اور اس نے عادل راویانِ حدیث کی مجروح راویوں سے اور ضعیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راویانِ حدیث کی متروک راویوں سے فہرستیں الگ کر دیں اور اُس نے معمول سے مجہول کی اور محروف سے مخذول کی نشان دہی کر دی اور مقلوب (اصل کے برعکس) سے منحول (غلط طور پر منسوب) کو اور مدلسین کی تدلیس کے آثار و نشانات کو آشکار اور واضح کر دیا اور اللہ نے اس گروہ کے ذریعے مسلمانوں کے دین کی حفاظت کی اور اس نے خلافِ عقل و نقل موضوع اور ضعیف روایات تلاش کر کے اسلام کو بدنام کرنے والوں سے بچایا۔ اور اس طائفہ منصورہ کو جھگڑوں میں فیصل اور اندھیروں کا چراغ بنایا، چنانچہ یہ گروہ ہی انبیا کا وارث اور اس کے اصفیا کا محبوب ہے۔"[1]

(۲) حضرت رسولِ کریم ﷺ کے فرامین کے ساتھ اس طائفہ منصورہ کے شغف کی وجہ سے ہی اس کے حقیقی قدردان حضرت خواجہ معین الدین اجمیری نمازِ تہجد میں اپنے حق میں دعا کیا کرتے تھے کہ اللهم احشرني مع أهل الحديث وزمرتهم يوم القيامة[2]

"اے اللہ! قیامت کے دن میرا حشر اہل حدیث اور ان کی جماعت کے ساتھ کرنا۔"

(۳) چوتھی صدی ہجری کے مشہوم امام قاضی حسن بن عبد الرحمٰن رامہرمزی طائفہ منصورہ (اہل حدیث) کا دفاع کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"حدیث سے پرخاش اور بیر رکھنے اور اہل حدیث سے بغض رکھنے والوں میں سے کچھ افراد نے اصحابِ حدیث کی عزت گھٹانے اور اُنہیں لوگوں کی نظروں میں گرانے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے اور وہ ان کی مذمت کرنے اور اُن پر بہتان تھوپنے میں انسانیت کی حد سے گذر گئے ہیں، جبکہ اللہ نے علم حدیث کو شرف بخشا ہے اور اس کے حاملین کو فضیلت عطا کی ہے اور اسے ہر مجلس کا حکَم اور فیصل بنایا ہے اور اسے ہر علم پر اوّلیّت عطا کی اور اس کے حاملین اور اس سے تعلق رکھنے والوں کا نام بلند کر دیا ہے۔ چنانچہ اہل حدیث، دین اسلام کے سائبان کا مرکزی بانس اور ستون ہیں اور روشن دلائل و براہین کا مینار ہیں۔ وہ اس فضیلت اور اعزاز کے مستحق کیوں نہ ہوں؟ جبکہ اُنہوں نے اُمّتِ محمدیہ کے دینِ حق کی نگہبانی اور پہرے داری کا فریضہ سر انجام دیا

۱ صحیح ابن حبان: ۱/۱۰۱

۲ تذکرۃ الصالحین از مولانا شمس الدین اکبر آبادی بحوالہ 'تلاش' از سید مسعود احمد، بی ایس سی، کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور تنزیل (آیات) کے شانِ نزول اور اس کے ناسخ و منسوخ اور محکم و متشابہ کو محفوظ کر لیا ہے اور ہر اس اثر اور حدیث کو رقم و رسم کر لیا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی شان و عظمت بیان ہوئی، چنانچہ اُنھوں نے ہی آپ ﷺ کے مشروع اعمال کو رقم اور مشاہدات کو مدوّن کیا ہے اور آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی حقانیت پر دلائل و اعلام سے بھرپور تصانیف لکھی ہیں اور آپ ﷺ کی عترت اور آپ ﷺ کے آباؤ اجداد اور قبیلے کے فضائل و مناقب جمع کرنے کے لیے دنیا بھر کے کتب خانے کھنگال دیے ہیں اور اس مبارک مقصد کی خاطر انھوں نے دستیاب ہونے والی روایات کی تحقیق و تنقیح کی ہے اور اس کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ اُنھوں نے انبیائے کرام کی سیرتیں اور شہدا کے مقامات اور صدّیقین کے واقعات بیان کرنے کا شرف حاصل کیا ہے اور اپنے محبوب پیغمبر محمد ﷺ کے سفر و حضر اور اقامت و رحلت، سونے اور جاگنے، اشارہ و تصریح، گفتگو اور خاموشی، بیٹھنے اور اُٹھنے، کھانے اور پینے، سواری اور لباس، رضا مندی اور ناراضی، انکار و قبول جیسے تمام احوال کو محفوظ کر لیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے ناخن تراشنے اور انھیں کام میں لانے اور ناک سے بلغم خارج کر کے اسے پھینکنے کی جہت تک کو بھی بیان کر دیا اور ان مبارک کلمات کو بھی حفظ کر لیا جو آپ ﷺ ہر موقع پر کہتے اور ان پر عمل کرتے تھے۔ یہ سب کچھ اُنھوں نے اس بنا پر کیا کہ اُنھیں آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکات سے انتہا درجے کی محبت و عقیدت تھی اور اُنھوں نے اس بات کی شدید خواہش کی کہ ہماری طرح تمام لوگوں کے دل میں آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر اور آپ ﷺ کے اعمال و افعال کی قدر و قیمت جاگزیں ہو۔ لہٰذا جو شخص اپنے اوپر اسلام کا حق اور اپنے دل میں رسول اللہ ﷺ کا احترام رکھتا ہے، اس کا مقام و مرتبہ اس عمل سے بلند ہے کہ وہ ان مبارک ہستیوں کی تحقیر و توہین کرے جن کو اللہ نے عزت عطا کی ہے اور ان کے مراتب بلند کیے ہیں اور ان کے دلائل کو غالب اور ان کی فضیلت کو منفرد بیان کیا ہے، بلکہ ایسا آدمی تو اس سیڑھی پر قدم رکھنا گوارا نہیں کرتا جو نبی کریم ﷺ کے ورثا اور خلفا اور وحی جلی و خفی کے اُمنا اور دین اسلام کے پیمانوں اور قرآن و احکامِ رسول کے ناقلوں پر لب کشائی کی طرف جاتی ہو اور نہ ہی وہ ان لوگوں کو برا کہنے کا سوچ سکتا ہے جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے ان مبارک کلمات سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے: ﴿ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ﴾[1]

"اور وہ لوگ جنھوں نے نیک اعمال میں انصار اور مہاجرین کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی کی اور اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔"

④ آٹھویں صدی ہجری کے مجدد امام ابو العباس احمد بن عبد الحلیم المعروف امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ طائفہ منصورہ کے منہج کی صداقت پر لاثانی استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اہل بدعت میں سے ہر فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ شریعت اسلام کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس دین کو لے کر اُٹھے تھے وہ اسی کا اعتقاد رکھتا ہے اور اسی کو اختیار کیے ہوئے ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے اہل حدیث و آثار کے علاوہ دوسرے فرقوں کے حق پر ہونے اور ان کے اعتقاد کے صحیح ہونے کا انکار کر دیا ہے۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ اہل حدیث کے متاخرین اپنے متقدمین سے ہر صدی میں تسلسل کے ساتھ اپنا دین حاصل کرتے ہوئے تابعین تک پہنچ گئے اور تابعین نے اس دین کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حاصل کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس دین کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا اور جس سیدھے اور معتدل دین کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دعوت دی، اس کی معرفت حاصل کرنے کا اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں کہ اس طریقے پر چلا جائے جس پر اہل حدیث چلے اور وہ جائزہ جو منہج اہل حدیث کے حق پر ہونے کی نشاندہی کرتا ہے، وہ یہ ہے کہ اگر تم ان کی جدید اور قدیم تصانیف کا اوّل تا آخر مطالعہ کرو گے تو باوجود ان کے ملکوں اور وقتوں کے مختلف ہونے اور ان کے گھروں کے دور دراز ہونے اور ہر ایک کے مختلف براعظم میں مقیم ہونے کے انھیں اعتقاد کے باب میں ایک ہی طرز اور ایک ہی راستے پر چلتے ہوئے پاؤ گے۔ نہ تو وہ اس راستے سے سر مو منحرف ہوں گے اور نہ ہی دوسرے راستوں کی طرف مائل ہوں گے۔ اعتقاد کے باب میں ان کے دل، ایک ہی دل کی طرح ہیں۔ اس بارے میں ان کی تحریروں میں معمولی سا اختلاف اور فرق نظر نہ آئے گا۔ بلکہ اگر تم ان کی زبانوں سے صادر ہونے والے اقوال اور ان کے اسلاف سے منقول آثار کو جمع کر کے موازنہ

1 الحدث الفاصل: ص ۱۵۹، ۱۶۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروگے تو تم ان میں اتنی یکسانیت پاؤ گے کہ گویا وہ ایک ہی دل سے نکلے ہیں اور ایک ہی زبان سے جاری ہوئے ہیں۔ بتایئے! کیا اس سے بڑھ کر کسی گروہ کے حق پر ہونے کی دلیل ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَ لَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا ﴾[1] ''تو کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے، اور اگر یہ (قرآن) غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو یہ لوگ اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔''

⑤ اور دوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ ﴾[2]

''اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو، اور اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کردی اور تم اس کی نعمت کے باعث آپس میں بھائی بھائی ہوگئے۔''

(اس باب میں) اہل حدیث کے اتفاق کا سبب یہ ہے کہ اُنہوں نے اپنا دین کتاب و سنت اور (ثقہ راویوں سے) نقل کے راستے سے حاصل کیا تو اس طریق نے ان کو باہمی اتفاق اور اتحاد کا وارث بنادیا، جبکہ اہل بدعت نے دین کو اپنی آرا سے حاصل کیا تو اس عمل نے ان کو فرقہ بندی اور اختلاف کا وارث بنادیا۔ کیونکہ ثقہ اور حاذق اور پختہ راویوں سے منقول روایات میں اختلاف بہت ہی کم ہے۔ اگر ان میں کسی لفظ یا جملے میں اختلاف بھی ہوا ہے تو وہ دین میں قادح ہے نہ مضر۔ جبکہ آرا اور خیالات و نظریات میں اختلاف ہی اختلاف ہوتا ہے، اتفاق بہت کم نظر آتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ متاخرین اور متقدمین اصحاب الحدیث وہ عظیم لوگ ہیں جنھوں نے ان آثار کی خاطر باقاعدہ رختِ سفر باندھا اور اُنہیں حاصل کرلیا اور انھوں نے آثار و احادیث کو ان کے سرچشموں سے حاصل کیا اور لوگوں کو ان کی اتباع کی طرف دعوت دی اور اپنے

۱ سورۃ النساء:۸۲

۲ سورۃ آل عمران:۱۰۳

2014

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالفین کی خرابیوں پر تنقید کی۔ ان کے پاس آثار و اسانید کی کثرت ہو گئی اور وہ اس فن میں یوں مشہور ہوئے جیسے دیگر ماہرین اپنی ایجادات اور مصنوعات سے مشہور ہوتے ہیں۔

پھر ہم نے ایسی قوم دیکھی جس نے ان آثار کو حفظ کرنے اور ان کی معرفت حاصل کرنے میں کم ہمتی دکھائی اور ان میں صحیح اور مشہور آثار و احادیث کی اتباع سے پہلو تہی برتی اور ان کے حاملین کی صحبت سے گریز کیا اور ان آثار پر ردّ و قدح کی اور ان کے حاملین پر طعن و تشنیع کی اور لوگوں کو ان کے حق سے بے اعتنائی برتنے کا مشغلہ اختیار کیا اور ان آثار اور ان کے حفاظ کے لیے بری مثالیں بیان کیں اور انہیں برے القاب سے بدنام کیا اور انہیں نواصب، مشبہہ، مجسّمہ اور حشویہ وغیرہ نام دیے۔

سو ہم نے روشن دلائل اور مضبوط شواہد کی بنا پر پہچان لیا کہ ان کو اس طرح کے نام دینے والے تمام فرقے ہی دراصل ان القاب کے مستحق ہیں۔"[1]

میں نے بذاتِ خود مقلد حضرات کو اپنے کانوں سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ احادیث کے مجموعے پنساریوں کی دکانیں اور کباڑ خانے ہیں جہاں سے ہر چیز مل سکتی ہے، جبکہ وہ مقلدین ایسے سفہا کی رکیک تاویلات کے بارے میں اس طرح کا ہذیان نہیں بولتے جو اپنے فقیہ کے غلط استدلال کو صحیح ثابت کرنے کے لیے قرآنِ کریم اور احادیث صحیحہ میں لفظی و معنوی تحریف سے بھی نہیں رکتے۔ حالانکہ اصحاب الرائے کی فقہ اصحاب الحدیث کی فقہ کے سامنے پرکاہ کی حیثیت نہیں رکھتی۔

⑥ امام احمد بن حنبل بن سنان القطان آج سے صدیوں قبل کتنی سچی بات کہہ گئے ہیں:

«لَيْسَ فِي الدُّنْيَا مُبْتَدِعٌ إِلَّا وَهُوَ يُبْغِضُ أَهْلَ الْحَدِيثِ، وَإِذَا ابْتَدَعَ الرَّجُلُ نُزِعَ حَلَاوَةُ الْحَدِيثِ مِنْ قَلْبِهِ»[2]

"دنیا میں کوئی ایسا بدعتی نہ ہو گا جو اہل حدیث سے بغض نہ رکھتا ہو اور جب کوئی آدمی بدعت شروع کر دیتا ہے تو اس کے دل سے حدیث کی حلاوت کھینچ لی جاتی ہے۔"

---

١ مختصر الصواعق: ص ٤٩٦ـ٤٩٩

٢ معرفۃ علوم الحدیث للحاکم: ص ٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ